مکتوب پیرس

از جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

قرآن مجید میں عجائبات نباتی

کل شام الحق کا ذی الحجہ نمبر پہنچا۔ ممنون بھی ہوا اور مستفید بھی۔ اس میں "قرآن حکیم اور علم نباتات" کو خاص دلچسپی سے پڑھا۔ ظاہر ہے کہ کسی رسالے کے ایک مختصر مضمون میں ساری متعلقہ چیزیں بیان نہیں کی جا سکتیں۔ اجازت ہو تو ادب کے ساتھ صرف ایک چیز کی طرف عرض اشارہ کروں (حکم ہو آئندہ ان شاء اللہ تفصیل بھی مہیا کر سکتا ہوں)۔ وہ یہ کہ قرآن مجید میں ایک نادر نباتی ذکر ہے جس کو فاضل مقالہ نگار چاہتے تو مجھ سے زیادہ بہتر بیان فرما سکتے۔

وہ یہ کہ سورہ یٰسین کے اواخر میں ایک آیت ہے:۔

"الذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارًا فاذا انتم منہ توقدون۔

جس نے تمہارے لئے ہرے درخت سے آگ کا انتظام کیا پھر تم اس سے چولھے سلگاتے ہو

یہاں سوکھی لکڑی نہیں بلکہ ہری ٹہنیوں کا ذکر ہے۔ ہمارے پرانے مفسر شروع ہی سے یہ بیان کرتے آئے ہیں کہ اس سے مراد مرخ اور عفار نامی درخت ہیں جن کے رگڑنے سے چقماق کی طرح چنگاریاں نکلتی ہیں جن کو آتش گیر چیز کی مدد سے آگ بنا لیتے ہیں۔

اس کی بہت زیادہ تفصیل کتاب النبات للدینوری میں کئی جگہ ہے چنانچہ اس کی قسم قاموس ابجدی میں لفظ عفار اور لفظ مرخ کے تحت بھی اور اس کی جلد سوم میں "باب الزناد" میں۔ اس سلسلے میں پرانے عرب شاعروں کے کلام میں بھی دلچسپ چیزیں ملتی ہیں اور حضرت ابن عباسؓ وغیرہ صحابہ کے بیانات میں بھی۔

اس سال یورپ اور کینیڈا میں جنگلوں میں آگ لگنے سے بڑے نقصان ہوئے ہیں۔ دینوری نے اس کا بھی ذکر کیا ہے۔ بعض درختوں سے گوند نکل کر خشک ہو جاتا ہے اور جب اس پر سورج کی شعاعیں گرتی ہیں آئینے کی طرح اس سے بھی آگ سلگ جاتی ہے اور سارا جنگل اس سے جل جاتا ہے۔

چند سال قبل سعودی حکومت نے مجھے ریاض وغیرہ میں کچھ لکچر دینے کی دعوت سے سرفراز فرمایا اور وزیر تعلیم (تعلیم) کے امین عام (سکرٹری) کو دفور نوازش سے میرا سفر میں رہنما مقرر فرمایا۔ ان کا نام تھا شیخ حمد۔ میں نے ان سے شجر اخضر اور مرخ و عفار کا ذکر کیا تو کہا دریافت کر کے بتاؤں گا۔ پھر ایک دو دن بعد کہا کہ یہ صحیح ہے۔ اور بدویوں میں اس کا اب بھی رواج ہے اور متعدد دیگر جنگلی درختوں سے بھی تا حال وہی کام لیا جاتا ہے۔